عنوان

ناموس رسالت کے نام پر ایک ہو جائیں بھارت کے مسلمان

جامع و مرتب

حضرت مولانا محمد ظفر الدین برکاتی

مدیر ماہنامہ کنز الایمان، دہلی

پیش کش: کل ہند مرکزی امام فاؤنڈیشن، دہلی

Contact No: 8595509193

Telegram Link: https://t.me/MarkaziImam

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ط وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ط كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا۔ (الأحزاب 6:33)

ترجمہ: یہ نبیِ (مکرّم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔ اور خونی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیمِ وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے۔

زمانے بھر کی ہر ایک نعمت انہی کے صدقے خدا نے دی ہے

گر ان کی عزت پہ حرف آیا ہم اپنی عزت کا کیا کریں گے

برادران اسلام

تحفظ ناموس رسالت اور قانون اسلامی کی حفاظت وحمایت کے لئے کسی بھی زمانے میں اور کسی بھی مسلم سماج میں چند لوگ ہی آگے آگے نظر آتے ہیں اور کم ہی لوگ جی جان لگا دیتے ہیں، اس لئے اپنی ذمے داریوں سے آزاد رہنے کے لئے دوسروں پر الزام لگانا کہ فلاں کیوں خاموش ہے اور فلاں کدھر گیا، کسی مومن عاشق رسول کی شان اور پہچان نہیں، عاشق رسول تو وہی ہے جو۔ رسول اللہ سے اپنی محبت وعقیدت اور عشق رسول کو اپنی لیاقت وصلاحیت اور تجربہ ورسائی کے مطابق ثابت کرتا رہتا ہے۔ اس تمہید کے بعد چند یاد رکھنے کی باتیں نوٹ کریں اور بھرپور توجہ سے سنیں:۔

1. ہندوستان میں سرکاری ملازمین اور افسران کی بھی بہت سی مجبوری ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ ایسے مسائل پر کھل کر لکھنے بولنے سے انتقامی افسران اور سیاست دان یا حکمران طبقہ کی نظروں میں آتے ہی ملازمت خطرے میں پڑ سکتی ہے یا پریشان کیا جا سکتا ہے لیکن گستاخ رسول کو قرار واقعی سزا دلوانے اور باقیوں کو گستاخانہ سوچ وفکر اور حرکت سے باز رکھنے کے لئے رہنمائی کر سکتا ہے، ایسی ہر تحریک کی درپردہ حمایت اور تعاون کر سکتا ہے اور کامیابی کی راہوں میں پیش آنے والی رکاوٹوں سے آگاہ کر سکتا ہے۔ جسے یہ نوبت ملتی ہے اسے یہ کار خیر ضرور کرنا چاہیے۔
2. پیشہ ور نعت خواں اور خطیب ومقرر، نقیب وناؤنسر سے زیادہ امید لگانے کی غلطی نہ کریں، یہ طبقہ کام کا طبقہ ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اسے اسٹیج سجا کر دیا جائے اور دعوت دے کر عزت دی جائے، بطور خاص دل دماغ اور جگر پیش کرنے کی دینی خدمت کی امید ہر کسی سے لگانا عقل مندی نہیں۔
3. کسی بھی سماج کا ہر طبقہ ہر سماجی کام، اجتماعی اور مشترکہ طور پر نہیں کرتا، کچھ ہی لوگ اجتماعی کام میں حصہ لیتے ہیں اور سماجی ذمے داریاں پوری کرتے ہیں، صرف عید وبقر عید ہی دو تہوار ایسے ہیں جنھیں مسلم سماج کے سبھی طبقات ایک ساتھ مناتے ہیں ورنہ دوسرے کسی بھی کار خیر، تہوار، مذہبی

معمول اور کار خیر میں ہر کوئی برابر کا شریک نہیں ہوتا،اس لئے ایک دوسرے پر کچھ نہ کرنے کا الزام لگانا چھوڑ دیں اور اپنی ذمے داری قبول کریں اور ادا کرنے کی کوشش کریں۔

4. بات جب ناموس رسالت کے تحفظ کی آتی ہے اور ہر فرد کے اپنے عشق رسول کی شہادت کا مسئلہ آتا ہے تب ہم لکھنے بولنے اور کہنے لگتے ہیں کہ فلاں پیر صاحب، فلاں خانقاہ اور فلاں خطیب صاحب کس بل میں گھسے ہوئے ہیں، آخر یہ لوگ کیوں نہیں بولتے اور کیوں اپنی افراد طاقت و قوت کا مظاہرہ نہیں کرتے؟ صاحبان! یہ سب باتیں وہی لوگ کرتے ہیں جو زمینی سطح پر عملی میدان میں کچھ نہیں کرتے اور جو کرنے والے ہیں وہ کرتے ہیں جیسے آج بھی پورے دیش میں لوگ کر رہے ہیں۔

5. بہت سے کام سیاسی اور قانونی حکمت عملی کے تحت کرنا چاہیے جیسے وہ نعرے اور تعبیرات جو خاص پاکستانی شہری استعمال کرتے ہیں،ان کو استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے اور ہندوستانی حالات کے مطابق اپنے نعرے اور تعبیر تلاش کرنی چاہیے جیسے یہ کہنا حق ہے کہ گستاخ نبی کا سر، تن سے جدا کر دینا چاہیے تاکہ پھر کبھی کوئی بد دماغ شان رسالت میں گستاخی کی جسارت نہ کرے لیکن ہندوستان کے موجودہ حالات میں اس طرح کی حق بیانی اسی لب و لہجے میں بہتر نہیں بلکہ دستوری طور پر کسی بھی مذہبی رہنما کے خلاف بدزبانی کرنے کی جو قرار واقعی سزا مل سکتی ہے اس کا مطالبہ کرنا چاہیے۔

6. کچھ سچائیاں ایسی ہوتی ہیں جن کو بار بار بیان کرنا عقل مندی نہیں جیسے کسی بد دماغ نے ہمارے نبی محترم کی شان میں جو گستاخی کے الفاظ استعمال کیے ہیں،ان کو عدالت میں پیش کرنے کے لئے محفوظ رکھنا لازمی ہے لیکن ہر جگہ بولنا، لکھنا، یا بیان کرنا ہماری غیرت کے خلاف ہے،اس لئے جو لوگ بار بار تقاضا کرتے ہیں کہ کیا کہا ہے اور کیا لکھا ہے کہ گستاخ رسول بن گیا تو ایسے لوگوں کے جواب میں وہی گستاخانہ الفاظ دہرانا بالکل بھی مناسب نہیں،اس تناظر میں ایک بات یاد رکھیں کہ اب تک پوری دنیا میں نہ جانے کتنے بد دماغوں نے ہمارے نبی کی شان میں گستاخی کی ہے لیکن ان کی گستاخی نظروں سے اوجھل ہے،وجہ صرف یہی ہے کہ ہمارے اسلاف نے گستاخانہ الفاظ کو لکھ کر محفوظ کرنے کو غیرت کے خلاف سمجھا ہے۔ ہمیں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔

اس سلسلے کی آخری بات یہ ہے کہ اب میڈیا، سیاسی قائدین اور سپریم کورٹ ہائی کورٹ کے سامنے تحریری طور پر تاریخ ہند کی یہ سچائی بہر حال اور بار بار رکھی جائے کہ بھارت کے مسلمانوں نے کبھی بھی کسی ہندو، سکھ اور کسی دوسرے غیر مسلم مذہبی رہنماؤں اور خداؤں کے خلاف کچھ غلط بیانی نہیں کی ہے اور توہین کرنے کی کوشش نہیں کی ہے کیونکہ ہمارے دین و مذہب نے ہمیں ایسی تعلیم نہیں دی ہے کہ کسی کے مذہبی رہنما کی توہین کی جائے تو پھر کیوں ہمارے دیش کے یہ بد دماغ ہمارے نبی محترم حضرت محمد رسول اللہ کی شان میں گستاخی کرنے کی ہمت کرتے ہیں؟ آخر انھیں سزا کیوں نہیں دی جاتی؟ حضرت خواجہ غریب نواز کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، وہ بھی آزاد ہیں، آخر کیوں؟ یہ سب بیان کیا جائے اور کاؤنٹر کیا جائے۔

نبی اکرم صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مومنین پر اُن کی جانوں سے زیادہ نرمی، رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور انہیں سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے ہیں۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ۔ (توبہ:۱۲۸) مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے، سیّد المرسلین صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری مثال اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے آگ جلائی، جب اس نے اپنے ماحول کو روشن

کیا تو پروانے اور آگ میں گرنے والے کیڑے اس میں گرنا شروع ہوگئے تو وہ آدمی انہیں آگ سے ہٹانے لگا لیکن وہ اس پر غالب آکر آگ میں ہی گرتے رہے، پس میں کمر سے پکڑ کر تمہیں آگ سے کھینچ رہا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہی جا رہے ہو۔(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الانتہاء عن المعاصی)

امام مجاہد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی امت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں۔(تفسیر مدارک، سورۃ الاحزاب)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں ''سچی کامل مالکیت وہ ہے کہ جان و جسم سب کو محیط اور جن و بشر سب کو شامل ہے، یعنی اَوْلٰی بِالتَّصَرُّف (تصرف کرنے کا ایسا مالک) ہونا کہ اس کے حضور کسی کو اپنی جان کا بھی اصلاً اختیار نہ ہو۔ یہ مالکیتِ حقہ، صادقہ، محیط، شاملہ، تامہ، کاملہ حضور پُرنور مالک الناس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بخلافتِ کبریٰ حضرت کبریا عَزَّوَعَلا تمام جہاں پر حاصل ہے۔ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. نبی زیادہ والی و مالک و مختار ہے، تمام اہلِ ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے فرمایا:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ-وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا. (سورہ احزاب:۳۶)

ترجمہ: نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کر دیں اللہ اور اس کے رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا۔

رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. میں زیادہ والی و مالک و مختار ہوں، تمام اہلِ ایمان کا خود ان کی جانوں سے۔(صحیح بخاری، کتاب الکفالۃ، باب الدَّین۔ فتاویٰ رضویہ، رسالہ: النور والضیاء فی احکام بعض الاسماء)

برادران اسلام

مسلمانوں پر جو حقوق ہیں انہیں ادا کرنے کے حوالے سے دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادہ قریب ہیں، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سیّد المرسلین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں دنیا اور آخرت میں ہر مومن کا سب سے زیادہ قریبی ہوں، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ. کہ یہ نبی ایمان والوں سے ان کی جانوں کی نسبت زیادہ قریب ہے۔ تو جس مسلمان کا انتقال ہو جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے عَصبہ (وارثوں) کا ہے اور جو قرض یا بال بچے چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئیں کہ میں ان کا مددگار ہوں۔(صحیح بخاری، کتاب فی الاستقراض واداء الدین)

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں جب کسی مومن کا انتقال ہو جاتا تو اسے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دریافت فرماتے ''کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ اگر لوگ کہتے: ہاں، تو نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دریافت فرماتے ''کیا اس نے مال چھوڑا ہے جو اس کا قرض ادا کرنے کے لئے کافی ہو؟ اگر لوگ بتاتے: جی ہاں، تو نبی اکرم

صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے تھے اور اگر لوگ یہ بتاتے کہ مال نہیں چھوڑا تو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے: تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ پھر جب اللہ تعالٰی نے ہمیں فتوحات عطا فرمائیں تو نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں مومنوں کے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریبی ہوں۔ جس نے قرض چھوڑا وہ میرے ذمہ ہے اور جس نے مال چھوڑا وہ وارث کے لئے ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الکفالۃ، باب الدَّین)

برادرانِ اسلام

آپ نے دیکھا سنا کہ ہمارے نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کس قدر محبت فرماتے ہیں اور ہمارا کتنا خیال رکھتے ہیں، ایسے رؤوف و رحیم، مہربان و کریم نبی اور ہمدرد و غم گسار نبی کی عزت و عظمت اور تعظیم و توقیر کی بات آجائے تو ہمیں بھی اپنی غلامی کا مظاہرہ کرنے میں دنیاوی مفادات، سیاسی مصلحت اور کسی طرح کے مقامی دباؤ کو قبول نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ تعالٰی نے جس کی بدولت ہمیں دنیا جہان کی سبھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اس کے نام پر متحد ہو جانا چاہیے اور مومنانہ غیرت کا مظاہرہ کرنے میں اگر مگر سے کام نہیں لینا چاہئے. آج ہندوستانی مسلمانوں کی غیرت کا تقاضا ہے کہ ناموس رسالت کے نام پر ایک ہو جائیں، کم از کم ربیع الاول شریف کے موقع پر عید میلاد النبی کا زبردست جلوس نکالنے والے مسلمان ہی ایک ہو جائیں تو حکومت ہمارے ہر مطالبے کو تسلیم کرنا کرے گی اور پولیس انتظامیہ بھی گستاخی کرنے والوں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرنے سے باز آجائے گی، ناموس رسالت کے لئے ہماری ناکامی کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم اس مقدس غیرت مندانہ کام کے لئے بھی ایک ہونے کو تیار نہیں، یاد رکھیں کہ اگر نبی محترم کی عزت و ناموس کے نام پر اپنی عزت و ناموس اور انانیت و نفسانیت کو قربان نہیں کرتے تو ہمیں غلام رسول یا عاشق رسول کہلانے کا کوئی حق نہیں اور سچ یہ ہے کہ بارگاہ رسالت و بارگاہ الٰہی میں بھی ہماری کوئی حیثیت نہیں ہوگی. اللہ کی پناہ

زمانے بھر کی ہر ایک نعمت انہی کے صدقے خدا نے دی ہے
گر ان کی عزت پہ حرف آیا ہم اپنی عزت کا کیا کریں گے

پیغامِ عمل

ہر بار ہم حکومت و انتظامیہ کو نوٹس دیتے اور شکایت کرتے ہیں، آیف آئی آر درج کراتے ہیں اور بڑے بڑوں کو میمورنڈم دیتے ہیں لیکن کوئی خاطر خواہ کارروائی نہیں ہوتی اور ہماری شکایتیں نظر انداز کر دی جاتی ہیں اور ہمارے احتجاج مظاہرے بے نتیجہ ثابت ہوتے ہیں، اب ایک بڑا کام یہ بھی کرنے کا ہے ہم اپنی کارکردگی کا بھی جائزہ لیں اور طریقہ کار پر بھی نظر ثانی کریں تاکہ اندازہ ہو جائے کہ کہاں دقت ہو رہی ہے اور کیوں ہماری نہیں سنی جاتی؟ احتجاج اور بہت سے احتجاجی کام پر خرچ ہونے والی ہماری مجموعی لاگت کا بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اگر اتنی رقم قانونی چارہ جوئی پر خرچ کی جائے تو کیا نتیجہ نکلتا ہے اور پھر تجربہ کرنے میں کوتاہی اور کنجوسی نہ کریں، ورنہ ہمارے یہاں جلسہ جلوس اور احتجاج کے نام پر ضرورت کی رقم بآسانی جمع ہو جاتی ہے لیکن منصوبہ بندی کے ساتھ قانونی کارروائی کے وقت ہم ندارد ہو جاتے ہیں اور نہ جانے کہاں غائب ہو جاتے ہیں. حضرت محمد رسول اللہ کی عزت و ناموس اور ہماری آپ کی رسول اللہ سے عشق و محبت کا واسطہ ایسا کردار پیش نہ کریں۔